ایک عزیز کی موت

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

ایک عزیز کی موت

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

ایک عزیز کی موت

پہلی اشاعت .4 مئی 2023۔

کاپی رائٹ ©2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

ایک عزیز کی موت

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں

تعارف

موت ایک ناگزیر حقیقت ہے جس کا تجربہ پوری مخلوق کرے گی۔ باب 3 علی عمران، آیت 185:

"ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے"

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس حقیقت کی یاد دلانے کے لیے دنیا میں بہت سی چیزیں رکھی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب کسی عزیز کا انتقال ہو جاتا ہے۔ کسی پیارے کا کھو جانا بلاشبہ ایک انتہائی افسوسناک صورتحال ہے اور صرف وہی شخص جس نے اس کا تجربہ کیا ہے وہ شخص کی زندگی پر اس کے اثرات کو صحیح معنوں میں سمجھ سکتا ہے۔ اسلام نے ہر معاملے سے نمٹنے کا طریقہ مقرر کیا ہے۔ لہذا، اس کتاب میں کچھ ایسے طریقوں پر بات کی جائے گی جو کسی عزیز کے کھو جانے سے نمٹنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ ان تعلیمات پر عمل کرنے سے ایک مسلمان کو اعلیٰ کردار کے حصول میں مدد ملے گی۔

جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

ایک عزیز کی موت

کسی عزیز کو کھونے پر اپنانے کی سب سے مشکل خصوصیات میں سے ایک صبر ہے۔ لیکن اسلام کا یہ سمجھنا چاہیے کہ بے صبری سے تاریخ کے ذریعے اس پر زور دیا گیا ہے۔ تعلیمات بدلنے والی نہیں ہے۔ جو ہو چکا ہے اسے کسی کے رویے سے نہیں بدلا جا سکتا۔ ایک شخص جس نے اپنے پیارے کو کھو دیا ہے اس نقصان کا سامنا کرے گا چاہے وہ صبر کرے یا بے صبر۔ اگر وہ بے صبرے ہوتے ہیں تو وہ اپنے پیارے کو کھو دیتے ہیں اور صبر کے ساتھ ملنے والے ان گنت انعام سے محروم ہوجاتے ہیں۔ باب 39 از زمر، آیت 10:

"بے شک، مریض کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا [یعنی حد]..."

اس کے علاوہ وہ اپنے طرز عمل سے اللہ تعالیٰ کو ناراض بھی کر سکتے ہیں۔ جب کہ اگر کوئی صبر کا مظاہرہ کرے تو پھر بھی اپنے پیارے کی موت کا تجربہ کرے گا لیکن اسے بے حساب اجر بھی ملے گا۔ لہٰذا کسی بھی طرح سے ایک شخص اپنے پیارے کی موت کا تجربہ کرے گا لیکن اسے یہ انتخاب کرنا ہوگا کہ کون سا راستہ چلنا ہے: انعام کا یا مزید تکلیف کا۔ یہ صحیح مسلم نمبر 7500 میں پائی جانے والی ایک حدیث سے مربوط ہے جس میں مشورہ دیا گیا ہے کہ مومن کی ہر صورت برکت کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر کوئی مشکل میں صبر اور آسانی کے وقت شکر ادا کرے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محیط رہے گا ۔

صحیح بخاری نمبر 6424 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ یہ نصیحت کرتی ہے کہ جب کوئی اپنے پیارے کو کھونے پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صبر کرے۔ ان کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

اگرچہ اپنے پیارے کو کھونا انتہائی مشکل ہے، انسان کو ہمیشہ اللہ کو یاد رکھنا چاہیے، وہ کبھی کسی پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جس سے وہ برداشت کر سکتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 286:

"اللہ کسی جان کو اس کی طاقت کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں دیتا۔"

موت ایک حقیقت ہے جو ہر ایک کے لیے مقرر ہے۔ اسے ملتوی یا تیز نہیں کیا جا سکتا اور اس حقیقت کو سمجھنے سے کسی کو یہ قبول کرنے میں مدد مل سکتی ہے کہ ان کے پیارے کی موت ایک مخصوص وقت پر ناگزیر تھی۔ باب 3 علی عمران، آیت 145:

اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی کی موت اللہ کے حکم کے بغیر کسی مقررہ حکم سے ہو‘‘۔’’

لہٰذا کسی ایسے معاملے کے لیے بے صبری کا مظاہرہ کرنا جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی کو فائدہ پہنچے گا۔

ایک اور چیز جو انسان کو صبر کو اپنانے کی ترغیب دیتی ہے وہ یہ سمجھنا ہے کہ اس کا پیارا اس دنیاوی دنیا سے کہیں بہتر چیز کی طرف چلا گیا ہے۔ ہاں، لوگ اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتے کہ کون جنت یا جہنم میں جائے گا لیکن یہ اسلام کی تعلیم ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت اور بخشش کی امید رکھیں ۔ باب 39 از زمر، آیت 53:

’’ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔‘‘

درحقیقت اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت اور بخشش کو محدود کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے ۔ اس لیے ہر وقت یہ امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پیارے کو بخش دے گا اور قیامت کے دن انھیں جنت میں داخل کرے گا۔ اس لیے مادی دنیا کی مشکلات پر غور کرنا چاہیے اور اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ ان کا عزیز ان سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ گیا ہے۔ یہ رویہ ان لوگوں کے بارے میں زیادہ واضح اور واضح ہے جو بچپن میں انتقال کر گئے تھے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام بچے براہ راست جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کی تصدیق کئی مقامات پر ہوتی ہے جیسے کہ صحیح بخاری نمبر 7047 میں موجود حدیث۔

غور طلب بات یہ ہے کہ جیسا کہ صحیح بخاری نمبر 1302 کی ایک حدیث میں نصیحت کی گئی ہے کہ مصیبت کے وقت صحیح صبر کا مطلب مشکل کے شروع ہونے سے ہی ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اپنے پیارے کو کھونے کی حقیقت کو قبول کرنا ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ قبولیت ہے سچا صبر نہیں۔

اسلام میں ایک عام غلط فہمی کو دور کرنا ضروری ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ میت پر رونا جائز نہیں ہے۔ یہ غلط ہے کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی موقعوں پر جب کسی کا انتقال ہوا تو روئے تھے۔ مثال کے طور پر جب ان کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ رو پڑے۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 3126 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

درحقیقت کسی کی موت پر رونا رحمت کی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں جگہ دی ہے۔ اور صرف وہی لوگ جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں اللہ کی طرف سے رحم کیا جائے گا .صحیح بخاری نمبر 1284 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تلقین فرمائی ہے۔ اسی حدیث میں واضح طور پر ذکر ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے پر روئے تھے۔ جو انتقال کر گئے تھے.

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس وقت روئے جب آپ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی وفات قریب تھی اور صحیح مسلم نمبر 2137 میں موجود اس حدیث میں واضح طور پر نصیحت کی گئی کہ کوئی شخص کسی کی موت پر رونے کی سزا یا وہ غم جو وہ اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کو سزا کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ساتھ اپنی بے صبری کا اظہار کرتے ہوئے الفاظ بولیں۔

واضح رہے کہ دل میں غم محسوس کرنا یا آنسو بہانا اسلام میں منع نہیں ہے۔ جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے وہ رونا ہے اور قول و فعل سے بے صبری کا مظاہرہ کرنا ہے، جیسے غم میں کپڑے پھاڑنا۔ اس طرح کام کرنے والوں کے خلاف سخت وارننگ دی گئی ہے۔ اس لیے ان کاموں سے ہر حال میں اجتناب کرنا چاہیے۔ اس طرح کے کام کرنے پر نہ صرف کسی شخص کو سزا کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے بلکہ اگر مرنے والے نے چاہا اور دوسروں کو اس طرح کرنے کا حکم دیا جب وہ مر گیا تو ان کا بھی جوابدہ ہو گا۔ لیکن اگر مرحوم نے یہ خواہش نہ کی ہو تو وہ کسی قسم کے احتساب سے پاک ہیں۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1006 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ یہ سمجھنا عام فہم ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کے فعل کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا جب کہ سابقہ نے اسے اس طرح عمل کرنے کی نصیحت نہیں کی۔

ایک اور چیز جو مدد کر سکتی ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے سانحے سے نمٹنے کے لیے استقامت کی دعا اور دعا کرنی چاہیے تاکہ وہ بے حساب اجر حاصل کر سکیں۔ باب 2 البقرہ، آیات 156 تا 157:

جو جب ان پر کوئی آفت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور وہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 1447 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت کی ہے کہ اپنے، مرحومین کے لیے استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے نقصان

کو بہتر سے بدلنے کی درخواست کریں۔ .اس سے بہتر چیز میں دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل ہے۔

میت کے لیے جتنی کثرت سے ہو سکے دعا مانگنی چاہیے جتنی قرآن پاک اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اس سے ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ باب 14 ابراہیم، آیت 41:

’’اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو جس دن حساب قائم ہو گا بخش دے‘‘۔

اور باب 59 الحشر، آیت 10:

’’... کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے پہلے تھے‘‘۔

آخر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص طور پر سنن ابوداؤد نمبر 2880 جیسی احادیث میں ذکر کیا ہے کہ بچے کی اپنے فوت شدہ والدین کی طرف سے دعا قبول ہوتی ہے۔

ایک اور چیز جو ایک مسلمان کے ایمان کو مضبوط کرنے میں مدد دے سکتی ہے جب کوئی عزیز اس دنیا سے چلا جائے تو وہ یہ ہے کہ مرحوم نے ان کے ساتھ جو بھی غلطی کی ہو اسے صدق دل سے معاف کر دیا جائے۔ اس سے ماتم کرنے والوں کے لیے رحمت اور بخشش کے دروازے کھل جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو معاف کرتا ہے جو اپنی خاطر دوسروں کو معاف کرتے ہیں۔ باب 24 النور، آیت 22:

اور وہ معاف کر دیں اور نظر انداز کر دیں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے کہ اللہ تمہیں معاف ..." کر دے؟''

جب کوئی یہ رویہ اختیار کر لیتا ہے تو امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح سے ان کے نقصان کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا جس سے انہیں بے شمار اجر ملے گا۔

اسی طرح میت کی طرف سے ظلم کرنے والے دوسروں کو بھی قیامت آنے سے پہلے معاف کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ جیسا کہ یوم آخرت انصاف کا دن ہے تمام برائیوں کو اللہ تعالیٰ درست کرے گا۔ لہٰذا جس نے کسی دوسرے پر ظلم کیا ہے وہ اپنے شکار سے معافی حاصل نہیں کرتا ہے تو وہ مجبور ہو جائیں گے کہ وہ اپنی نیکیاں اپنے شکار کے سپرد کر دیں اور اگر ضرورت پڑے تو ان کے گناہ لے لیں جب تک کہ انصاف قائم نہ ہو جائے۔ اس سے ظالم کو جہنم میں ڈالا جا سکتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 6579 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔

کوئی شخص اپنے پیارے کے پیچھے چھوڑے گئے قرضوں کو ادا کر سکتا ہے اور اسے ادا کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے جسے قیامت کے دن حل کیا جائے گا۔ شہادت کے درجات سے سب واقف ہیں پھر بھی ان کے قرضے جب تک ادا نہیں ہوں گے معاف نہیں ہوں گے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 4880 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کو جنازے کے انتظامات اور فیس میں مدد کرکے مزید برکتیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔ یہ نہ صرف برکات کا باعث بنے گا جو ایک مسلمان کو ان کے غم کے لمحے میں تقویت بخشے گا بلکہ اسے اپنے پیارے کی موت سے آگے بڑھنے میں مدد کرنے کا ایک اہم حصہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

ایک اور چیز جس سے مدد مل سکتی ہے وہ ہے وہ اعمال انجام دینا جن کی اطلاع میت کو فائدہ پہنچانے کے لیے دی گئی ہے۔ صحیح بخاری نمبر 2770 میں موجود حدیث کے مطابق میت کی طرف سے صدقہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک بچہ اپنے فوت شدہ والدین کے لیے بخشش طلب کرے گا تو ان کو فائدہ ہوگا۔ اور جب یہ خلوص نیت سے کیا جاتا ہے تو اس سے بچے کو بھی کافی راحت ملتی ہے۔ اس کی تصدیق سنن نسائی نمبر 3681 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ صدقہ کا کوئی بھی عمل جو میت کی طرف سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے ان کو فائدہ پہنچے گا۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان اعمال کو انجام دینے کی کوشش کرے خواہ اس کا سائز کچھ بھی ہو۔ کسی کو کبھی بھی کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ میت یقینی طور پر کسی بھی سائز کے اعمال کی تعریف کرے گی۔

آخر میں، ایک چیز جو کسی عزیز کے نقصان کا سامنا کرنے والے شخص کو فائدہ پہنچا سکتی ہے وہ ان کی اپنی موت کی عکاسی کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی خوشگوار کام نہ ہو لیکن بلاشبہ یہ دونوں جہانوں میں ان کے لیے فائدہ مند ہو گا کیونکہ اپنے کردار کو بہتر سے بہتر کرنے کی کلید خود کی عکاسی ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، مسلمان عربی زبان نہیں سمجھتے اس لیے اس سے منسلک اعمال صالحہ جیسے قرآن پاک کی تلاوت کرنا، زیادہ تر صورتوں میں کسی کو بہتر کے لیے تبدیل کرنے میں بہت کم اثر ڈالتا ہے۔ دوسروں کی موت سے سبق لینا ضروری ہے تاکہ انسان اپنی موت کی صحیح تیاری کر سکے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح ان کا پیارا اس دنیا سے اکیلا چلا گیا اسی طرح وہ بھی جائیں گے۔ انسان کا خاندان اور مال اس کی قبر پر چھوڑ جاتے ہیں اور ان کے پاس صرف اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 7424 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

کسی کو سوچنا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ اس وقت تک پہنچ جائے جب ان کے اعمال پر غور کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ باب 89 الفجر، آیت 23:

"اور لایا گیا، وہ دن جہنم ہے، اس دن آدمی یاد رکھے گا، لیکن اس کے لیے کیا فائدہ ہوگا؟"

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character